بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

﴿الأحزاب/٥٦﴾

تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک غالب نہ ہو میری محبت والدین، اولاد اور تمام لوگوں کے بالمقابل

﴿صحیح بخاری و صحیح مسلم بروایت انس رضی اللہ عنہ﴾

عید

میلاد النبی ﷺ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

﴿الأحزاب/٥٦﴾

تم میں سے کوئی مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک غالب نہ ہو میری محبت والدین، اولاد اور تمام لوگوں کے بالمقابل

﴿صحیح بخاری و صحیح مسلم بروایت انس رضی اللہ عنہ﴾

عید

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

از

مسجد عباد الرحمٰن

فون نمبر: 8688656585

نوٹ:

بسم الله الرحمن الرحيم

لا إله إلا الله محمد رسول الله

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على رسوله الأمين وعلى آله وصحبه أجمعين، أما بعد:

رسول اللہ ﷺ کی اطاعت، اور تعظیم ومحبت دراصل اللہ ہی کی اطاعت (۱) اور اللہ سے محبت کا تقاضا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض اور واجب قرار دیا ہے، (۲) اور نبی پر ایمان کے ساتھ جوڑ کر رکھا ہے، (۳) جو اگر اپنی جان، (۴) والدین، اولاد اور تمام لوگوں سے محبت پر غالب آجائے تو حقیقی ایمان کی علامت، (۵) مٹھاس، چاشنی وحلاوت (۶) اور قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ کی صحبت ورفاقت کا ذریعہ ہے، (۷) ورنہ اللہ کے عذاب کا کھٹکا ہے، (۸) کیونکہ نبی ﷺ کا مؤمنوں پر مؤمنوں کی جان سے بھی زیادہ حق بنتا ہے (۹) لہذا اگر کوئی شخص اللہ سے محبت کا دعوی تو کرے لیکن رسول اللہ ﷺ کی اطاعت واتباع سے منہ موڑے تو قرآن کی نظر میں وہ ناپسندیدہ اور کافر ہے۔ (۱۰)

---

(۱) النساء/۸۰ (۲) الفتح/۹ (۳) الأعراف/۱۵۷ (۴) صحیح بخاری بروایت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ (۵) صحیح بخاری وصحیح مسلم بروایت انس رضی اللہ عنہ
(۶) صحیح بخاری وصحیح مسلم بروایت انس رضی اللہ عنہ (۷) صحیح بخاری بروایت انس رضی اللہ عنہ
(۸) التوبہ/۲۴ (۹) الأحزاب/۶ (۱۰) آل عمران/۳۱-۳۲

اللہ تعالیٰ نے اس دین کو مکمل کر دیا ہے‘(۱) اسی لیے رسول اللہ ﷺ بلکہ تمام انبیاء نے اپنی اپنی امت کو ہر خیر و شر سے آگاہ کر دیا‘(۲) بعینہ جنت سے قریب کرنے والی اور جہنم سے دور کرنے والی ہر شے کھلے طور پر بتلا دی‘(۳) نیز حجۃ الوداع کے موقع پر صحابہ کرام نے شہادت دی کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ کے دین کو بندوں تک مکمل پہنچا دیا ہے‘(۴) لہٰذا اب یہ دین اس قدر واضح ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد اگر کوئی دین میں ٹیڑھا پن اختیار کرے تو وہ یقیناً ہلاک ہو جائے گا‘(۵) کیونکہ پوشیدہ انجام پانے والے کام جیسے استنجاء (وغیرہ) کے آداب بھی ہمیں بتلا دیے گئے ہیں‘(۶) جب دین کی اس قدر تکمیل ہو چکی‘ ہر خیر و شر سے آگاہ کر دیا گیا‘ اور جنت سے قریب کرنے والا جہنم سے دور کرنے والا ہر عمل بتلا دیا گیا تو اسی کامل دین اسلام پر بندہ مؤمن کی موت واقع ہونی چاہیے‘(۷) جس میں جس طرح کسی کمی کی گنجائش نہیں اسی طرح ادنیٰ سے اضافہ کا بھی امکان نہیں ہے۔

---

(۱) المائدۃ/۳‘ والأنعام/۱۱۵ (۲) صحیح مسلم بروایت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما

(۳) معجم طبرانی کبیر بروایت ابوذر رضی اللہ عنہ بسند صحیح (۴) صحیح بخاری بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما (۵) سنن ابن ماجہ بروایت عرباض رضی اللہ عنہ بسند صحیح (۶) صحیح مسلم بروایت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ (۷) آل عمران/۱۰۲

سلف صالحین، اور ائمہ و تابعین، دین کی اس قدر تکمیل کے بعد دین میں اچھی بات کے ادنی سے اضافہ کو بھی ناپسند کیا کرتے تھے اس سلسلہ میں چند واقعات پیش خدمت ہیں:

☆ معاویہ رضی اللہ عنہ نے کعبۃ اللہ کے چار رکنوں کو ہاتھ لگایا، اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ (سنت کے مطابق) حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ بقیہ دو رکنوں کو ہاتھ نہیں لگایا جائے گا، معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کعبۃ اللہ کی کوئی بھی شے نظر انداز کرنے کے قابل نہیں ہے،(۱) اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے، پھر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ نے سچ اور صحیح فرمایا۔(۲)

☆ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک ایک شخص کو چھینک آئی تو اس نے کہا الحمدللہ والسلام علی رسول اللہ، اس پر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس طرح تعلیم نہیں دی (بلکہ) ہمیں الحمد للہ علی کل حال کہنا سکھلایا ہے۔(۳)

☆ مجاہد رحمہ اللہ نے کہا کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا تو کوئی آدمی ظہر یا عصر کی نماز سے پہلے اذان ہو جانے کے بعد لوگوں کو مسجد کے دروازوں پر کھڑے ہو کر نماز کے لیے آنے کا حکم دے رہا تھا تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے حکم دیا کہ ہمیں یہاں سے لے چلو کیونکہ یہ کام بدعت ہے۔(۴)

---

(۱) صحیح بخاری بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما کتاب الحج، باب من لم یستلم إلا الرکنین الیمانیین (۲) مسند احمد بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما بسند حسن لغیرہ ج/۳ ص/۳۷۰ ح/۱۸۷۸ تحقیق شعیب الأرناؤط (۳) جامع الترمذی بروایت نافع رحمہ اللہ بسند حسن، کتاب الأدب، باب ما یقول العاطس إذا عطس۔

(۴) سنن ابی داود بروایت مجاہد رحمہ اللہ بسند حسن کتاب الصلاۃ، باب فی التثویب۔

☆ لوگ مسجد میں حلقوں کی شکل میں بیٹھ کر ہاتھ میں کنکریاں لیے سو دفعہ اللہ أکبر سو دفعہ لا إلہ إلا اللہ اور سو دفعہ سبحان اللہ کہہ رہے تھے تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم اپنے گناہ گنو 'اے امت محمد! تم ہلاک و برباد ہو جاؤ' کتنی جلد تم ہلاکت کے دہانے پر پہنچ گیے ہو' جب کہ تمہارے نبی کے صحابہ بکثرت موجود ہیں' اور رسول اللہ ﷺ کے ملبوسات (کپڑے) بوسیدہ نہیں ہوے ہیں' اور ظروف (برتن) بھی نہیں ٹوٹے ہیں (یعنی رسول اللہ ﷺ رفیق اعلی اللہ تعالی سے مل کر طویل عرصہ نہیں گزرا)' اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم یا تو محمد ﷺ کے دین سے بہترین دین پر ہو یا پھر گمراہی کا دروازہ کھول رہے ہو' ان لوگوں نے کہا اے ابو عبد الرحمن! (ابن مسعود) اللہ کی قسم' ہمارا محض خیر کا ارادہ تھا اس پر صحابی رسول نے فرمایا کہ (اس غیر شرعی وغیر سنی طریقہ سے) خیر کا ارادہ رکھنے والے کتنے ایسے افراد ہیں جنہیں خیر ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا' یہ فرمایا اور چلے گئے۔(۱)

☆ طلوع فجر کے بعد سعید بن میبّب رحمہ اللہ نے ایک شخص کو دو رکعت سے زیادہ طویل رکوع وسجود والی رکعتیں ادا کرتے ہوئے دیکھا تو منع کیا' اس پر اس شخص نے دریافت کیا کہ کیا اللہ تعالی مجھے نماز پڑھنے پر بھی عذاب دے گا؟ تو بطور جواب فرمایا کہ نہیں' لیکن (عبادت کی ادائیگی میں) سنت کی خلاف ورزی پر تمہیں عذاب دے گا۔(۲)

---

(۱) سنن دارمی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بسند صحیح' المقدمة' باب في كراهية أخذ الرأي۔ (۲) سنن کبری للبیہقی بقول سعید بن میبّب رحمہ اللہ بسند صحیح' كتاب الصلاة' باب من لم يصل بعد الفجر إلا ركعتي الفجر ثم بادر بالفرض۔

☆ امام مالک رحمہ اللہ سے ایک آدمی نے دریافت کیا کہ میں کہاں سے احرام باندھوں؟ تو فرمایا کہ ذوالحلیفہ سے جہاں سے رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھا ہے' اس آدمی نے کہا کہ میں مسجد نبوی میں قبر کے پاس سے احرام باندھنا چاہتا ہوں' امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ تم ایسا مت کرو' کیونکہ مجھے تمہارے متعلق فتنوں کا خدشہ ہے' اس شخص نے کہا کہ اس کام میں کونسا فتنہ ہے؟ چند زیادہ میلوں کی تو بات ہے' امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس سے بڑھ کر کونسا فتنہ ہو سکتا ہے کہ تم یہ سمجھنے لگو کہ تم ایسی فضیلت والا عمل کر رہے ہو جو رسول اللہ ﷺ نہیں کر سکے' میں اللہ تعالیٰ کا فرمان سنا ہوں فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (۱) یعنی جو لوگ حکم رسول کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہیے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آ پڑے یا انہیں دردناک عذاب نہ پہنچے۔ (۲)

گزشتہ تمام تفصیل کا خلاصہ یہ ہے کہ ابن عباس' ابن عمر' اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم اجمعین جیسے جلیل القدر فقہاء' محدث و مفسر صحابہ نے دین کی تکمیل کے بعد حجر اسود و رکن یمانی کے علاوہ کعبہ کے بقیہ دو رکنوں کو چھونے' اذان ہو جانے کے باوجود نماز کے لیے بلانے' چھینک آنے کے بعد الحمد لله کے ساتھ والسلام علی رسول الله کہنے' اور اجتماعی طور پر حلقوں کی شکل میں سبحان الله ' الله اکبر' اور لا إله إلا الله پڑھنے' اور تابعین میں سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے طلوع فجر کے بعد دو رکعت سے زیادہ طویل رکوع وسجود والی نماز پڑھنے' اور امام مالک رحمہ اللہ نے ذوالحلیفہ کے بجائے مسجد نبوی اور قبر کے پاس سے احرام باندھنے وغیرہ وغیرہ جو بظاہر اچھے اور مختصر کام ہیں' لیکن غیر شرعی وغیر سنی طریقہ پر ادائیگی کی وجہ سے انہیں ناپسند کیا اور ان پر سکوت' رضامندی' عزت افزائی' اور حوصلہ بلندی کرنے کے بجائے فوری طور پر نکیر کی' کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

---

(۱) نور/۶۳ (۲) الاعتصام للشاطبی ۱/۱۳۱ بروایت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ ' بسند صحیح

☆ (دین میں) ہر نیا کام بدعت ہے' اور (بلا کسی تفریق بدعت حسنہ وسیئہ) ہر بدعت گمراہی ہے' اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔(۱)

☆ جو کوئی ہمارے اس دین میں نیا کام ایجاد کرے جس کا دین سے کوئی تعلق نہ ہو تو (قابل قبول نہیں بلکہ قابل) رد ہے۔(۲)

☆ جو کوئی ہماری شریعت وسنت کے مخالف عمل کرے تو وہ عمل (اللہ کی بارگاہ میں مقبول نہیں بلکہ) مردود ہے۔(۳)

☆ لوگ بدعت کو حسنہ سمجھنے لگیں تب بھی ہر بدعت گمراہی ہے۔(۴)

---

(۱) صحیح مسلم بروایت جابر رضی اللہ عنہ (۲) صحیح بخاری وصحیح مسلم بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

(۳) صحیح مسلم بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا (۴) المدخل إلى السنن الكبرى للبيهقي باب من له الفتوى والحكم ' والسنة لمحمد بن نصر المروزي رقم الأثر ٦٧ ' والإبانة عن شريعة الفرقة الناجية ومجانبة الفرق المذمومة لابن بطة العكبري ' باب ما أمر به من التمسك بالسنة والجماعة والأخذ بها وفضل من لزمها ' و شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة للألكائي ' سياق ما روي عن النبي ﷺ في الحث على التمسك بالكتاب والسنة وعن الصحابة والتابعين ومن بعدهم والخالفين لهم من علماء الأمة رضي الله عنهم أجمعين ' و علم أصول البدعة لعلي الحلبي الأثري وغيره بقول ابن عمر رضی اللہ عنہما بسند صحیح۔

☆ اگر کوئی دین اسلام میں بدعت ایجاد کرے اور اسے بدعت حسنہ سمجھنے لگیں تو وہ شخص یقینی طور پر یہ دعوی کر رہا ہے کہ (نعوذ باللہ) محمد ﷺ نے تبلیغ رسالت میں خیانت کی' کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے میں نے آج تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے(۱) تو جو کام (جیسے عید میلاد النبی' گیارہویں' فاتحہ' زیارت' چہلم' برسی' عرس۔۔۔) دین کی تکمیل کے دن' دین نہیں تھے وہ آج بھی دین نہیں ہو سکتے(۲)

بعض سادہ لوح افراد یہ سمجھتے ہیں کہ دین میں عمل کرنے پر ہی اجر و ثواب ہے' ہاں یقیناً شریعت نے جن کاموں کا حکم یا اجازت دی ہے ان کی بجا آوری باعث اجر و ثواب ہے' لیکن جن کاموں (جیسے عید میلاد النبی' گیارہویں' فاتحہ' زیارت' چہلم' برسی' عرس۔۔۔) کے امکان کے باوجود کتاب و سنت اور سلف امت سے ہمیں بالکل ثبوت نہیں ملتا ہے ان کاموں کو چھوڑنے پر ثواب اور کرنے پر عذاب ہو سکتا ہے' مثال کے طور پر دن اور رات میں پانچ نمازوں کے لیے اذان و اقامت دینا شرعاً صحیح اور موجب اجر و ثواب ہے لیکن اگر کوئی عیدین' نماز جنازہ اور نماز استسقاء وغیرہ کے لیے اذان و اقامت کا اہتمام کرے تو (اذان و اقامت نیک کام ہونے کے باوجود) سنت سے بے رغبتی کی وجہ سے ثواب کے بجائے عذاب ہونے کا خدشہ لگا رہتا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے رات بھر نماز اور بلا ناغہ روزے جیسی عبادات کو سنت کے مطابق نہ ہونے کی وجہ سے سنت سے منہ موڑنا قرار دیا ہے' جس کی مزید وضاحت آئندہ حدیث سے ہوتی ہے۔

---

(۱) المائدہ/۳ (۲) الاعتصام للشاطبی بقول امام مالک رحمہ اللہ الباب الثاني في ذم البدع وسوء منقلب أصحابها ج/۱ ص/۴۹

تین صحابہ امہات المؤمنین کے حجروں کے پاس رسول اللہ ﷺ کی عبادت دریافت کرنے کی غرض سے تشریف لائے' جب اطلاع ملی تو ان لوگوں نے نبی کی عبادت کے بالمقابل اپنی عبادت کو حقیر و معمولی سمجھا اور تین فیصلے کیے' کسی نے کہا میں رات بھر نماز پڑھوں گا اور نہیں سوؤں گا' کسی نے کہا کہ میں ہمیشہ روزے رکھوں گا کبھی بھی روزہ نہیں چھوڑوں گا' اور کسی نے کہا کہ میں عورتوں سے علیحدہ رہوں گا اور شادی نہیں کروں گا' جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو فرمایا کیا تم ہی وہ لوگ ہوں جو ایسی ویسی باتیں کر رہیں تھے؟ خبردار! اللہ کی قسم' میں تم میں سب سے زیادہ اللہ کا تقوی اور خوف رکھنے والا ہوں' اس کے باوجود رات کو نماز بھی پڑھتا ہوں اور آرام بھی کرتا ہوں' (نفل) روزے رکھتا بھی ہوں اور چھوڑتا بھی ہوں' اور عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں' اگر کوئی میری سنت سے منہ موڑے تو اس کا مجھ سے تعلق نہیں۔(۱)

گزشتہ دلائل کے مدنظر تعصب کے بغیر منصفانہ ذہن کے حامل' صاحب فہم افراد آسانی اس نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں کہ دین مکمل ہو جانے کے بعد دین کے نام پر یا ثواب کی نیت سے عید میلاد النبی ﷺ منانے کا شرعی حکم کیا ہے صحابہ کرام اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ جیسے جلیل القدر ائمہ اربعہ ہم سے زیادہ شرعی علم رکھنے والے' ہم سے زیادہ دین پر عمل کرنے والے' ہم سے زیادہ رسول اللہ ﷺ سے کامل محبت رکھنے والے' اور ہم سے زیادہ خیر کی تبلیغ کرنے والے تھے' اس کے باوجود ہمیں خیر القرون یعنی ابتدائی تین صدیوں تک ان بزرگ شخصیات میں کسی ایک سے بھی جشن یا عید میلاد النبی ﷺ منانے کا بالکل ثبوت نہیں ملتا ہے'(۲)

---

(۳) صحیح بخاری و صحیح مسلم بروایت انس رضی اللہ عنہ (۴) بقول امام تاج الدین الفاکہانی' سن وفات ۷۳۴ھ کتاب المورد في عمل المولد ص۲۰-۲۱ ' بقول امام سخاوی سن وفات ۹۰۲ھ کتاب المورد الروي في المولد النبوي لملا علي قاري الحنفي ص۱۲ ' بقول امام سیوطی سن وفات ۹۱۱ھ کتاب حسن المقصد في عمل المولد ضمن ' کتاب الحاوي للفتاوي ج۱ ص۱۹۶ ' وبقول امام عبدالحی اللکنوی الحنفی کتاب الآثار المرفوعة في الأخبار الموضوعة ص۴۶

کیونکہ عید میلاد النبی کو سب سے پہلے عبید اللہ بن میمون القداح کی نسل سے فاطمی کہلانے والی سلطنت کے پہلے بادشاہ المعز لدین اللہ نے مصر کے پائے تخت قاہرہ میں ۳۶۲ھ میں ایجاد کیا، (۱) یہ حکمراں اپنے آپ کو فاطمی کہتے تھے لیکن درحقیقت یہ عبیدی ہیں جو بہت ہی فاسق، فاجر، ملحد، (۲) جابر، ظالم، خبیث، نجس، (۳) مجوسی تھے (۴) اور بظاہر رافضی اور باطن میں کافر تھے (۵) جن کے دور حکومت میں بدعتیں، گناہ اور اہل فساد بہت زیادہ تھے اور عبادت گزار علماء وصلحاء کم تھے۔ (۶)

میلاد النبی کے رسومات کو افضل بن امیر الجیوش نے ۴۶۵ھ میں کالعدم بلکہ ختم کردیا تھا، لیکن ۵۲۴ھ میں الآمر بأحکام اللہ نے انھیں دوبارہ زندہ کیا، (۷) بعینہ عمر بن محمد الملا کی اتباع کرتے ہوئے ایران کے صوبہ موصل میں اربل کے حاکم نے انھیں رواج دیا، (۸) اور رفتہ رفتہ یہ رسومات بہت سارے مسلم ممالک میں عام ہو گئیں۔

---

(۱) المواعظ والاعتبار بذكر الخطط والآثار للإمام المحدث مورخ الديار المصرية أحمد بن علي تقي الدين المقريزي ولادت ۷۶۶ھ وفات ۸۴۵ھ ج/۱ ص/۴۹۰ بعنوان ذكر الأيام التي كان الخلفاء الفاطميون يتخذونها أعيادا... وبقول محمد بخيت المطيعي الحنفي مفتی مصر كتاب أحسن الكلام في ما يتعلق بالسنة والبدعة من الأحكام ص۴۴-۴۵، وصبح الأعشى في صناعة الإنشا للقلقشندي ج/۳ ص۴۹۸-۴۹۹ (۲) البداية والنهاية لابن كثير ج/۱۱ ص/۳۴۶ الطعن من أئمة بغداد وعلمائهم في نسب الفاطميين

(۳) البداية والنهاية لابن كثير ج/۱۲ ص/۲۶۷ (۴) تاريخ الخلفاء للسيوطي ص/۴ (۵) العبر في خبر من غبر للذهبي ج/۲ ص/۱۹۹ (۶) البداية والنهاية لابن كثير ج/۱۲ ص/۲۶۷ (۷) المواعظ والاعتبار للمقريزي ج/۱ ص۴۳۲، وأحسن الكلام... للبخيت ص ۴۴-۴۵، (۸) الباعث على إنكار البدع والحوادث لأبي شامة ص/۱۳و۲۴

اسلام نے جس مہینہ کو ربیع الأول کا نام دیا ہے(۱) بعض لوگوں نے دین میں تحریف کرتے ہوئے اس مہینہ کو ربیع النور یا ربیع المنور کا نام دیا' اسلام نے عید الفطر' عید الأضحیٰ اور جمعہ کے دن کو عید قرار دیا اور بعض لوگوں نے نہ صرف چوتھی عید کا عید میلاد النبی ﷺ کے نام سے اضافہ کیا بلکہ اس عید کے لیے خطبہ اور نماز کا اہتمام بھی کیا' یہ تمام امور دراصل دین میں تبدیلی(۲) اور غلو (حد سے آگے بڑھنا) ہے' جس سے ہم کو روکا گیا ہے کیونکہ یہ سابقہ لوگوں کی ہلاکت کی وجہ ہے۔(۳)

میلاد کے موقع پر اور دیگر مواقع پر رسول اللہ ﷺ پر سلام بھیجنے کے لیے بعض لوگ اجتماعی طور پر ادب و تعظیم کے لیے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں جب کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کے تعظیما کھڑے ہونے کو ناپسند کیا ہے(۴)

جشن ولادت BIRTH DAY منانے میں غیر مسلموں اور خاص طور پر نصاریٰ سے مذہبی مشابہت ہے جس کی سختی سے ممانعت ہے'(۵) بلکہ عید میلاد النبی ﷺ کے لیے راستے روک کر یا اجتماعی شکل میں زبردستی سے نذرانے طلب کرنا تو سراسر جاہلانہ(۶) اور غیر دینی حرکت ہے۔

---

(۱) صحیح بخاری بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا (۲) الشوریٰ/۲۱ (۳) سنن ابن ماجہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما بسند صحیح (۴) جامع الترمذی' کتاب الأدب' باب کراھیة قیام الرجل للرجل' بروایت انس رضی اللہ عنہ' بسند صحیح (۵) صحیح بخاری و صحیح مسلم بروایت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ (۶) مصنف ابن ابی شیبة بقول سلمان رضی اللہ عنہ بسند صحیح

جس مہینہ میں رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی اسی مہینہ میں اپنے رفیق اعلی اللہ تعالی سے جا ملے' بھلا کوئی صاحب سمجھ بعد والے جدائی کے سنگین صدمہ کو نظر انداز کر کے سابقہ خوشی کا کیسے اظہار کر سکتا ہے جب کہ اس صدمہ سے بڑھ کر قیامت کی صبح تک کوئی اور صدمہ نہیں ہو سکتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت پیر کے دن ہوئی' پیر کے دن ولادت پر تمام امت کا اجماع و اتفاق ہے لیکن ولادت کے مہینہ میں اختلاف ہے کہ ماہ رمضان میں ولادت ہوئی یا ربیع الأول کے مہینہ میں ولادت ہوئی' جنہوں نے ربیع الأول کو ولادت کا مہینہ قرار دیا ان کے درمیان تاریخ کی تعیین میں بہت شدید اختلاف ہے کہ ولادت ۲/ ۸/ ۹/ ۱۰/ ۱۲/ ۱۷ ۔۔۔ ربیع الأول کو ہوئی' (۱) اگر رسول اللہ ﷺ 'خلفاء' و دیگر صحابہ' معتبر ائمہ و مستند علماء میلاد کا اہتمام کرتے تو رسول اللہ ﷺ کی ولادت کا مہینہ اور دن طے کرنے میں کسی بھی طرح کا بالکل اختلاف ہی نہیں ہوتا تھا جس طرح دن اور رات میں پانچ نمازوں کی فرضیت میں کسی کو اختلاف نہیں ہے' کیونکہ دور نبوت سے آج تک ان (پانچ نمازوں) پر عمل ہو رہا ہے۔

میلاد النبی کے موقع پر بہت ہی اہتمام کے ساتھ زائد روشنی کی جاتی ہے' جب کہ شریعت اسلامیہ میں کوئی بھی ایسی دینی مناسبت نہیں جس میں کبھی رسول اللہ ﷺ یا خلفاء و صحابہ نے معمول سے زائد روشنی کی ہو' کیونکہ دینی موقعوں پر محلوں اور مساجد وغیرہ میں زائد روشنی کرنا اللہ کے بندوں اور نبی کی امت کی علامت نہیں بلکہ آگ کے پجاری مجوسیوں کی شناخت و منصوبہ بندی ہے کہ مسلمانوں کے رکوع و سجود غیر شعوری طور پر آگ کے لیے ہوں (۲)' اور قدیم زمانہ کے مشعل و چراغاں موجودہ زمانہ کے قمقموں (Bulbs) کی شکلیں ہیں۔

---

(۱) البداية والنهاية لابن كثير ج/۲ ص/۲۵۹ باب مولد رسول الله ﷺ (۲) مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح لملا علي قاري الحنفي كتاب الصلاة' باب قيام شهر رمضان ج/۳ ص/۳۳۷

عام طور پر غیر مسلم مذہبی وسیاسی رہنما اپنے جلوس کے استقبال اور مذہبی نمائندگی کے اظہار کے لیے اپنی تصویریں راستوں پر چسپاں کرتے (لگاتے) ہیں تو بعض نیک سمجھے جانے والے اور نعوذ باللہ نبی سے محبت کے بجائے عشق کا دعویٰ کرنے والے مسلمان بھی اپنی تصویریں سڑکوں اور بازاروں میں لگاتے ہیں جب کہ بالفرض اگر واقعی طور پر عید میلاد النبی نیک کام ہے تو اخلاص وللّٰہیت اختیار کرنا چاہیے (۱) اور اتراتے ہوئے ریاء کاری سے بچنا چاہیے (۲) کیونکہ عبادات میں ریاکاری' دکھاوا اور شہرت نفاق (۳) شرک خفی (۴) اعمال کی بربادی (۵) اللہ کے ساتھ بے ایمانی اور شیطان کے ساتھ دوستی (۶) اللہ کی مدد سے محرومی (۷) ہے اور بروز قیامت سب سے پہلے جہنم رسید کردیتی ہے (۸) اور خصوصی طور پر تصویر کی وجہ سے قیامت کے دن سنگین عذاب ہوگا (۹) دنیا وآخرت میں ان پر رحمت کے بجائے لعنت برستی ہے (۱۰) اور رحمت کے فرشتہ بھی رک جاتے ہیں (۱۱) اسی لیے شریعت نے تصویریں بنانے اور لگانے کا نہیں بلکہ مٹانے کا حکم دیا ہے (۱۲)

---

(۱) البینۃ/۵ (۲) الأنفال/۴۷ (۳) النساء/۱۴۲-۱۴۳ (۴) سنن ابن ماجہ بروایت ابوسعید رضی اللہ عنہ بسند صحیح (۵) البقرۃ ۲۶۴ (۶) النساء/۳۸
(۷) صحیح مسلم بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (۸) صحیح مسلم بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
(۹) صحیح بخاری وصحیح مسلم بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ (۱۰) صحیح بخاری بروایت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ
(۱۱) صحیح مسلم بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا (۱۲) صحیح مسلم بروایت علی رضی اللہ عنہ

عشاء کے بعد آدھی رات تک میلاد النبی کے جلسے منعقد کرنے کی وجہ سے عام طور پر فجر کی نماز فوت ہو جاتی ہے اور میلاد کے جلوس کی وجہ سے ظہر و عصر کی نماز فوت ہو جاتی ہے جب کہ اللہ تعالی نے ان نمازوں کو بروقت فرض کیا ہے۔(۱)

میلاد کے موقع پر ہمارے بعض بے روزگار عزیز نوجوان' اور بیوی بچوں کی اسلامی تربیت اور دیگر گھریلوں فرائض سے فارغ مسلمان تالیاں بجانے والے قوال' رقص کرنے والے اور موسیقی و فلمی نغموں کے طرز کو اپنانے والوں کی تکلیف دہ بلند آواز سے گھروں میں عمر رسیدہ' بیمار' چھوٹے بچوں کے آرام میں خلل پیدا کرتے ہیں جب کہ سب سے بہترین مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے کسی مسلمان کو تکلیف نہ ہو۔(۲)

میلاد کی مناسبت پر اللہ تعالی اور رسول اللہ ﷺ کے ناموں پر مشتمل جھنڈے اور جھنڈیاں مختلف سڑکوں' گاڑیوں اور آٹوں پر فرط مسرت کے ساتھ لگائی جاتی ہیں جو غیر شعوری طور پر دوسرے تیسرے دن نجس پانی میں پڑی اور قدموں تلے روندی جاتی نظر آتی ہیں' یا پھر بلدیہ کی گاڑیاں انھیں کچرے میں ڈال دیتی ہیں' لہذا اس طرح ہر سال ایک دفعہ اللہ اور سول اللہ ﷺ کے نام سے زبانی محبت کے بعد عملی طور پر ان واجب التعظیم ناموں کی بے ادبی و بے حرمتی کرنے سے پہلے اپنے ایمان پر بغور نظر ثانی کرنی چاہیے۔

اللہ تعالی ہم تمام کو دین کی صحیح سمجھ اور اس پر عمل کی توفیق دے۔

واللہ أعلم وصلی اللہ علی النبي الکریم وسلم۔

---

(۱) النساء/۱۰۳ (۲) صحیح بخاری بروایت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما

Eid

لا اله الا الله محمد رسول الله

Milad-un-Nabi